سی ٹی بی ٹی اور ایٹمی صلاحیت

دفتر خارجہ کے ترجمان نے ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی ایک نکاتی معاہدہ ہے جس کے تحت جوہری تجربات نہیں کیے جا سکیں گے البتہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے پاکستان کی ایٹمی صلاحیت متاثر نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کا مقصد ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنا ہے۔

اب تک وطن عزیز میں ہر فورم پر سی ٹی بی ٹی کے حوالے سے بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ ہمیں یہ جائزہ لینا ہوگا کہ اس معاہدے کی نوعیت اور اغراض ومقاصد کیا ہیں اور یہ ہمارے قومی مفادات کے ساتھ کس قدر ہم آہنگ ہو سکتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ معاہدہ عالمی امن وسلامتی کی ضمانت فراہم کرنے سے قاصر ہے کیونکہ مسلمہ جوہری طاقتوں کی طرف سے کیے جانے والے اڑھائی ہزار کے قریب ایٹمی دھماکوں کے نتیجے میں تباہ کن ایٹمی ہتھیاروں کے جو وسیع ذخائر وجود میں آئے ہیں، ان کی وجہ سے عالمی امن اور انسانیت کے وجود کو حقیقی خطرہ درپیش ہے۔ کرہ ارض پر قیام امن کی خاطر ان ایٹمی ذخائر کا خاتمہ ضروری ہے لیکن اس معاہدے میں اصل معاملے کو پس پشت ڈالتے ہوئے سارا زور تجرباتی ایٹمی دھماکوں کے خلاف صرف کیا گیا ہے۔

امریکہ اور دیگر مغربی ایٹمی طاقتوں کا یہ طریقہ واردات رہا ہے کہ جب وہ اسلحہ سازی سمیت کسی بھی شعبے میں ایک خاص سطح کی ٹیکنالوجی وضع کر لیتی ہیں تو وہ اسے جدید تر بنانے سے قبل بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعے پہلی والی متروک ٹیکنالوجی یا اس کے نتیجے میں بنائے جانے والے ہتھیاروں کو ممنوع قرار دینے کا انتظام وانصرام کرتی ہیں۔ سی ٹی بی ٹی کا حقیقی مقصد بھی دراصل ایسا ہی انتظام وانصرام کرنا ہے۔ چونکہ امریکہ اور دیگر مغربی ایٹمی طاقتیں ایٹمی ٹیکنالوجی کے شعبے میں ایک ایسی سطح پر پہنچ چکی ہیں جہاں ان کے لیے ایٹمی دھماکوں کی قطعی طور پر کوئی ضرورت باقی نہیں رہی اس لیے انہوں نے جوہری ہتھیار سازی کے لیے جدید ترین ذرائع دریافت کر لیے ہیں جن کے باعث اب وہ دھماکے کیے بغیر بھی ایٹمی ہتھیار تیار کر سکتے ہیں اور ان کی کارکردگی جانچ سکتے ہیں۔ امریکہ اور اس کی اتحادی مغربی جوہری طاقتیں یا ان کی ایٹمی صلاحیت اب چونکہ "ٹیسٹ ٹیکنالوجی" کی محتاج نہیں رہی

اس لیے وہ سی ٹی بی ٹی کے ذریعے اپنے سوا باقی اقوام کے لیے "ٹیسٹ ٹیکنالوجی" کو ممنوع قرار دینا چاہتی ہیں۔

ہمارے ہاں ایک نکتہ نظر یہ ہے کہ اب ہم نے ایٹمی دھماکے کر لیے ہیں اور جوہری صلاحیت حاصل کر لی ہے لہٰذا سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہ نکتہ نظر انتہائی یک طرفہ اور سی ٹی بی ٹی کے اصل عزائم سے پوری طرح باخبر نہ ہونے کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ سی ٹی بی ٹی کا اصل مقصد پاکستان جیسے ملکوں کو ایٹمی ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی حاصل کرنے سے روکنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی میں صرف ان تجربات پر پابندی عائد کی گئی ہے جو زمین' زیر زمین یا فضا میں کیے جائیں جبکہ لیبارٹری میں کیے جانے والے تجربات' لیزر کی مدد سے بند چار دیواری میں تھرمو نیو کلیئر اور ہائیڈرو نیو کلیئر تجربات یا Simulation کے ذریعے ہتھیار سازی کے مقصد کے تحت کیے جانے والے تجربات پر سی ٹی بی ٹی کا سرے سے اطلاق نہیں ہوتا اس لیے کہ مذکورہ بالا تجربات کی صلاحیت صرف اور صرف ترقی یافتہ مغربی جوہری طاقتوں کے پاس ہے۔ اس طرح سے یہ معاہدہ جہاں ایک طرف امریکہ اور ترقی یافتہ مغربی ممالک کی بالادستی قائم کرنے کے مقاصد کی تکمیل کرتا ہے تو دوسری طرف پاکستان اور عالم اسلام کے علاوہ غیر مغربی دنیا کو اپنا مطیع اور فرمانبردار بنانے کے لیے ہے۔ امریکہ اور مغرب کو اپنے مفادات کے تحفظ کا پورا پورا حق حاصل ہے لیکن اہم ترین سوال یہ ہے کہ کیا ہم بھی اپنے مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں؟

سی ٹی بی ٹی میں ایٹمی تجربات کو روکنے اور ایٹمی صلاحیت کو زیر نگرانی رکھنے کے لیے جو بندوبست تجویز کیا گیا ہے' اس کے تحت نگرانی کا سارا عمل انتہائی جانبدار اور مشکوک قرار پاتا ہے۔ سی ٹی بی ٹی کے تحت مجوزہ بندوبست میں امریکی خلائی سیاروں اور ترقی یافتہ مغربی ممالک کے جاسوسی کے "قومی ذرائع" کو نگرانی کے قانونی ذرائع قرار دیا گیا ہے۔ اور اس طرح پاکستان جیسے ممالک کے خلاف جاسوسی اور سراغ رسانی کے عمل کو باقاعدہ قانونی شکل دے دی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمیں اس قانون پر دستخط کر دینے چاہئیں جس کے تحت نگرانی کا جانبدار نظام ہمیں کسی بھی وقت ناکردہ گناہوں کی پاداش میں لائق تعزیر قرار دینے لگے؟ امریکہ اور مغربی ممالک کے جاسوسی کے "قومی ذرائع" کو اپنے خلاف گواہ تسلیم کر لینے کے بعد کیا ہم اپنے ہاتھ کاٹ نہیں دیں گے؟ سی ٹی بی ٹی میں موقع پر معائنہ سے متعلق جو دفعات شامل ہیں' وہ انتہائی خطرناک اور وطن عزیز کی سلامتی وحاکمیت کے سراسر

منافی ہیں۔ اس معاہدے میں "جبری معائنہ" کی شق بھی شامل ہے جس کا فیصلہ ایگزیکٹو کونسل کے ۳۰ ووٹوں سے کیا جائے گا اور یہ بات واضح ہے کہ امریکہ کے لیے ۳۰ ووٹ جمع کرنا کوئی مسئلہ نہیں۔

فیصلہ کن لمحہ آ چکا ہے۔ پاکستان کی جوہری صلاحیت وطن عزیز کے دفاع، سلامتی اور آزادی کے تحفظ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ جبکہ اس کے پر امن استعمالات پر بھی ہمارا اتنا ہی حق ہے جتنا امریکہ سمیت کسی بھی ترقی یافتہ مغربی ملک کا۔ اگر ہم بحیثیت قوم اپنی ایٹمی صلاحیت کو جاری رکھتے ہوئے اسے مزید ترقی دینا چاہتے ہیں تو ہمیں سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں سے انکار کرنا ہوگا، بصورت دیگر سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے قبل یہ سوچ لینا ہوگا کہ ایسا کرنا نہ صرف دفاعی مقاصد کے لیے بھی جوہری صلاحیت سے دستبردار ہونے کے مترادف ہے بلکہ اس کے نتیجے میں جوہری توانائی کے پرامن استعمال کو ترقی دینے کا عمل بھی جاری نہیں رکھا جا سکے گا۔

(اداریہ روزنامہ اوصاف، ۱۲ ستمبر ۹۸ء)

ٹائمس آف انڈیا (۲۶ مارچ ۱۹۸۷ء) کے ساتھ ایک ضمیمہ میں مشہور انگریزی صحافی خوشونت سنگھ سے لیے جانے انٹرویو میں ایک سوال وجواب یہ ہے:

سوال: آپ میڈیا کے ایک آدمی ہیں۔ ایسا کیوں ہے کہ آپ ٹیلی ویژن کے اس قدر مخالف ہیں جیسا کہ آپ نے ایک بار اپنے مستقل کالم میں لکھا تھا؟

جواب: جی ہاں، میں اپنے ٹیلی ویژن دیکھنے کے خلاف ہوں۔ بمبئی میں میرے مکان میں ایک ٹیلی ویژن سیٹ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں کسی بھی دوسری چیز پر اپنے ذہن کو لگا نہیں پاتا تھا۔ میں بس ٹی وی کا بٹن دبا دیتا اور جو کچھ اس پر آتا اس کو دیکھتا رہتا، خواہ وہ کتنا ہی بے معنی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ میں نے ٹیلی ویژن کمپنی سے کہا کہ وہ اس کو واپس لے جائے کیونکہ میں لکھنے پڑھنے کو زیادہ پسند کرتا تھا۔